تدبیر کر سکیں۔ اس رسالہ کا تعجب خیز حصہ وہ ہے جس یں بتایا گیا ہے کہ بے حد مہلک اور اذیت ناک امراض کا سبب تمباکو یا سگریٹ نوشی ہے۔ یہ قاتل امراض سگریٹ نوشی کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں جیسے دل کے امراض۔ اور کچھ بیماریاں اسی لت کی وجہ سے خون کی شریانوں میں پیدا ہوتی ہیں اور پھیپھڑے کا کینسر خاص طور پر سگریٹ نوشی کا لازمی نتیجہ ہے۔ پہلے یہ بیماریاں شاذونادر ہی پائی جاتی تھیں۔ لیکن موجودہ صدی میں بڑی شدت سے یہ امراض پھیلے ہیں۔ پہلے مرد اور بعد میں عورتیں اس میں مبتلا ہونے لگی ہیں۔

شراب، نشہ آور اشیاء اور تمباکو نوشی کے نقصانات اس سے کہیں زیادہ ہیں لیکن صاحبان عقل وخرد کے لئے اسی مضمون میں ہی کافی حد تک عبرت کا سامان موجود ہے صرف ان کے لئے 'جو دل ودماغ رکھتے ہیں اور کسی بات کو بگوش ہوش سنتے ہیں۔ بہر حال ہماری یہ دعا ہے کہ سب کا بھلا ہو۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆

سگریٹ نوشی سے نجات کا طریقہ دریافت

ملائیشیا کی المصور گروپ آف کمپنی نے سگریٹ نوشوں اور منشیات استعمال کرنے والوں کی عادت چھڑانے کیلئے انڈے کی تھراپی کامیابی سے استعمال کرنی شروع کی ہے نشئی حضرات کو لٹا کر ان کے سر اور چھاتی پر انڈا پھیرا جاتا ہے اور قرآن حکیم کی آیات پڑھی جاتی ہیں اس کے بعد ان کی پنڈلیوں اور بازوؤں کی مالش کی جاتی ہے انہیں شہد بھی پلایا جاتا ہے۔ جس سے ان کے نشے کی لت چھوٹ جاتی ہے۔

کمپنی کے ڈائریکٹر الیاس یوسف نے کہا ہے کہ نشئی حضرات کی عادت چھڑانے کیلئے یہ طریقہ علاج کامیاب ثابت ہوا ہے اور ان کی کمپنی نے ۱۷ سے زیادہ سینٹر کھول دئے ہیں۔ اسد اللہ بشیر الدین

(بشکریہ ہفت روزہ تکبیر ۱۶ ستمبر ۱۹۹۹ء)

آئینہ اہل حدیث

عبدالرشید انصاری

برادران ملت اسلامیہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ: ﴿انما المو منون اخوة﴾ (الحجرات) "بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں" یہی وجہ ہے کہ دین اسلام کی تمام تر تعلیمات کی بنیادی حکمت مسلمانوں کی بھائی چارگی اور اتفاق میں مضمر ہے۔ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ جب تک مسلمانان عالم اس نکتے پر عمل پیرا رہے۔ دنیا میں کامیاب وکامران قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے رہے۔

لیکن بد قسمتی سے چند کرم فرما اہل علم' دین کے بنیادی نکات کو چھوڑ کر جزوی و فروعی مسائل کو وجہ نزاع بناتے ہوئے ایک دوسرے کے اوپر بلا جواز و بلا ضرورت الزام تراشی میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ضائع کر رہے ہیں تاکہ دوسرا فریق کمزور ثابت ہو جائے۔ چنانچہ حال ہی میں مولوی بشیر احمد قادری کا ایک رسالہ "ترک تقلید کے بھیانک نتائج" نظر سے گزرا۔ جس میں مصنف کا دعویٰ ہے کہ غیر مقلدین کا ابھی ظہور ہوا ہے اور اس کی عمر بصد مشکل ایک صدی ہے۔ یہ فرقہ ائمہ اربعہ کرام کی تقلید تو کجا' صحیح معنوں میں احترام بھی نہیں کرتا۔ اولیائے کرام کے بارے میں بھی ان کے نظریات اچھے نہیں ہیں۔ پھر بھی اپنے آپ کو اہل حدیث کہہ کر دین کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔

قارئین کرام! یہ دعویٰ سراسر جھوٹ و بے بنیاد الزام ہے اور بہتان عظیم ہے۔ اہل حدیث کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ اصل اسلام ہی اہل حدیث ہے۔ بالفاظ دیگر مسمیٰ ایک ہے اور اسم الگ۔ چونکہ اہل حدیث کسی شخصیت، کسی شہر کی طرف اپنی نسبت نہیں کرتے بلکہ براہ راست قرآن پاک و حدیث نبوی سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ جس کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الله نزل احسن الحديث كتاباً متشابها﴾ (سورۃ الزمر ۲۳) اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید کو بھی "حدیث" فرمایا ہے۔ پس "اہل حدیث" کا معنی ہے "قرآن اور سنت نبوی کو ماننے والا"۔

قرآن کریم و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تاریخ اسلام سے بھی عیاں ہوتا ہے کہ "اہل حدیث" اور "اسلام" دو مترادف لفظ ہیں۔ حسب فرمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین زمانہ دور نبوی پھر دور صحابہ اس کے بعد تابعین کا زمانہ ہے۔: خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم (متفق عليه)

ترجمہ: "بہترین قابل اتباع زمانہ میرا ہے پھر میرے صحابہ کرام کا، پھر ان کے بعد تابعین کا"۔

الغرض سنہ ۲۲۲ ہجری تک کا زمانہ خیر القرون گردانا جاتا ہے۔ تمام صحابہ کرم تابعین اور تبع تابعین براہ راست کلام اللہ و کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حرز جان مانتے، ان دونوں ہدایت کے سرچشموں پر عمل

پیرا ہونا اپنا اعزاز و فخر سمجھتے تھے۔ کسی شخصی امام وغیرہ کی تقلید نہیں کیا کرتے تھے۔

جس روز فاران کی چوٹی سے اسلام کی دعوت ابھری اسی دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قولوا لااله الا الله تفلحوا مسند احمد ۳۴۱/۴ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری مسلم امت کو خصوصاً اور اقوام عالم کو عموماً توحید الوھیت اور اپنی رسالت کی دعوت کا پیغام سنایا۔ کوئی انسان صدق دل سے کلمہ لاالہ الااللہ کا اقرار کرے تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے معیار کلام اللہ وکلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو بنائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔: تركت فيكم امرين لن تضلوا ماتمسكتم بهما كتاب الله وسنتى (موطا، بحوالہ مشکوۃ) ترجمہ: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک تم ان دونوں چیزوں پر مضبوطی سے کاربند رہو گے۔ راہ حق سے کبھی نہیں بھٹک سکتے۔ یعنی کلام اللہ اور میری سنت'' اسی لئے ہم بھی بفضل الٰہی قرآن وحدیث دونوں سرچشموں کے علم بردار ہیں۔ یہی ہمارا ایمان ومدعا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد خلفاء اربعہ ودیگر صحابہ کرام کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ چالیس ہزار تھی۔ یہ سب عامل بالحدیث تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام میں چوتھی صدی تک تقلید شخصی یعنی کسی امام متعین کی تقلید کے واضح شواہد نہیں۔ جیسا کہ ملت اسلامیہ کے نامور فرزند شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف حجة الله البالغة میں وضاحت سے بیان کیا ہے۔ چوتھی صدی ہجری کے بعد کے لوگوں میں تقلید اور تعصب نے جو گل کھلائے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں (پھر ان قرنوں کے بعد دوسرے لوگ آئے، جو کبھی دائیں طرف گئے اور کبھی بائیں طرف اور ان میں بہت سے امور ظہور پزیر ہوئے)''

چوتھی صدی ہجری تک پوری امت مسلمہ صرف قرآن وحدیث پر عمل پیرا تھی۔ اور کسی متعین امام کے پیروکار یا مقلد نہیں تھے۔

میں تمام معترضین ونکتہ چین حضرات سے یہ مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ بتایئے کہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ ودیگر ائمہ کرام ومحدثین عظام کس امام معین کے مقلد تھے؟ ﴿هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين o﴾

کلمہ طیبہ کا اقرار اسی صورت میں سچا اور مکمل مانا جائے گا کہ بندۂ مؤمن کلمہ طیبہ کے دنوں اجزاء ''لاالہ الااللہ'' یعنی توحید عبودیت اور ''محمد رسول اللہ'' ﷺ یعنی رسالت محمدیہ کی جامعیت وخاتمیت پر غیر متزلزل یقین رکھے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کا واضح تقاضا یہ ہے کہ اپنی پوری زندگی اللہ

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بسر کرے۔ اب ہمارا دعویٰ اور ایمان وعقیدہ یہی ہے کہ ایک مسلمان کے لئے لازوال دستور العمل قرآن و حدیث ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل حدیث حسب توفیق اپنی اپنی زندگیاں کتاب و سنت کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں اور گلشن توحید و سنت کی آبیاری و سربلندی کے لئے حسب صلاحیت سعی مقبول و مشکور کررہے ہیں۔ جبکہ دوسرے فرقہ ہائے اسلام اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے معیار اپنے اماموں کو گردانتے ہیں۔

اھل الحدیث ھم اھل النبی وان
لم یصحبوا نفسه انفاسهم صحبوا

ترجمہ :۔ دراصل اہل حدیث ہی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل ہیں گو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ سے براہ راست ملاقات نہ کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ کلمات یعنی احادیث پاک کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں۔

اب کوئی ہمیں توحید الٰہی واطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جرم میں وہابی کہہ کر لوگوں کو بدظن کرنے میں ثواب دارین کا امیدوار ہو تو یہ متعصّبانہ اقدام دیانت و صداقت اور شرافت کے منافی ہے۔

الفاظ قرآنی ﴿انك انت الوهاب o﴾ کے مطابق "وھاب" اللہ پاک کا صفاتی نام ہے یعنی "خوب عطا فرمانے والا"۔ تو "وھابی" کا معنی ہے "اللہ والا"۔ یہ لفظ "ربانی" کا مترادف ہے اور ﴿ولكن كونوا ربانيين﴾ میں جملہ اہل اسلام کو بھی "اللہ والے" بن جانے کا حکم ہے۔ اور ہر مؤمن مسلمان کی زندگی کا نصب العین "اللہ والا" بننا ہے۔ لہٰذا درحقیقت "وھابی" طعن نہیں اعزاز ہے۔ لیکن انگریزی استعمار نے فرنگی غلامی قبول نہ کرنے والے حریت پسند مجاہدین (سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی جماعت) کے لئے یہ نام ایجاد کیا تھا لہٰذا انگریزوں سے نفرت کی بنا پر ہمیں ان کا دیا ہوا لقب پسند نہیں۔

دین اسلام کا بنیادی ماخذ صرف اور صرف قرآن مجید اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال و افعال اور کردار و گفتار پر مشتمل ہے اور ان دونوں مصادر کی روشنی میں اصحاب کرامؓ کے آثار اور ائمہ تابعینؒ تبع تابعینؒ کے فرمودات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

قرآن کریم کے بارے میں خود باری تعالیٰ جل جلالہ کے فرمودات گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

۱۔ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیت مقدسہ ﴿ذلك الكتاب لا ريب فيه هدىً للمتقين o﴾ ترجمہ: "یہ وہ

مقدس کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ اللہ کی نافرمانی سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

۲۔ ﴿الٓمّرٰ تلك اٰيات الكتاب وقراٰن مبين o﴾ ترجمہ :۔ ال م ر' یہ مقدس کتاب اور قرآن روشن کی آیتیں ہیں۔

۳۔ ﴿ان هذا القران يهدى للتى هى اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصٰلحات ان لهم اجراً كبيرا o﴾ (سوره بنى اسرائيل) ترجمہ :"یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے اجر عظیم ہے"

اللہ رب العزت کا امت اسلامیہ پر بے پایاں احسان واکرام ہے کہ اپنے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کا صرف ڈاکیہ بنا کر نہیں بھیجا کہ لوگو یہ لو تمہارے رب نے اپنا کلام بھیجا ہے' پھر یہ جاوہ جا، بلکہ اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تیئس سالہ دور نبوت میں اپنے قول وعمل کے ذریعے قرآن مجید کی واضح ترین عملی تفسیر پیش کرنے کا پابند کیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے گفتار وکردار سے قرآن پاک ہی جھلکتا تھا اسی بنا پر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ كان خلقه القراٰن کہ آپ ﷺ کا اخلاق کریمانہ چلتا پھرتا قرآن ہی تھا۔ (متفق علیہ)

لہذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہم سب کے لئے ایک بہت بڑا انعام واکرام ہے۔ اس احسان عظیم کا ذکر قرآن کریم میں یوں فرمایا ہے۔ ﴿لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولاً من انفسهم يتلو عليهم اٰيته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفى ضلٰل مبينo﴾ (سورہ آل عمران) ترجمہ :۔"اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے ہیں، ان کو اللہ کی کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ قرآن کا شارح خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے۔

ارشاد الٰہی ہے :﴿انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله﴾ (سورۃ النساء) ترجمہ :"بیشک اے نبی ﷺ ہم نے یہ کتاب قرآن کریم آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے تاکہ آپ لوگوں میں اس کے موافق فیصلہ کریں جو آپ کو اللہ دکھادے" اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے امام رازیؒ (تفسیر کبیر ۳۱۷/۳) میں یوں رقمطراز ہیں "اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قاضی ہے"

آمدم بر سر مطلب !اھل حدیث اصولاً، فروعاً، اعتقاداً وعملاً قرآن کریم واحادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے مبارک گلدستے کو اپنا مسلک قرار دیتے ہوئے اس خطبہ نبویہ مبارکہ کو اپنا مشن ورہنما اصول تسلیم کرتے ہیں: "اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وآله وسلم وشرالا مور محد ثاتها وكل ضلالة فى النار" (مسلم شریف جلد اول) ترجمہ: سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب قرآن ہے اور تمام طریقوں میں سب سے احسن طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو دین میں نئی ایجاد شدہ ہوں (اور ہر بدعت گمراہی ہے) اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اہل حدیث قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سر مو تجاوز کرنا جائز نہیں سمجھتے اور صحیح احادیث کے ہوتے ہوئے کسی بھی امام و بزرگ، فقیہ اور محدث و مفسر کی ذاتی رائے اور قیاس و اجتہاد کو دین میں حجت نہیں مانتے۔ لیکن دین کے ان تمام محسنین کی مخلصانہ اجتہادات اور تصانیف کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کی کتابوں سے حتی المقدور استفادہ کرتے اور خدمت اسلام میں اپنے سے سبقت لے جانے والے تمام خوش نصیب علماء و صلحاء سے دلی محبت کرتے ہیں۔ اور اجتہادی غلطی کی بنیاد پر کسی کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا حرام سمجھتے ہیں۔

اللہ شاہد ہے کہ ہر صحیح اہل حدیث کے دل میں دین مبین کے ائمہ و فقہاء کی الفت و محبت اس محبت سے بڑھ کر ہوتی ہے جو کسی ایک امام کے مقلد کے دل میں اسی کے پیشوا امام سے ہو سکتی ہے۔ لیکن ایک ایک امام کے ساتھ اس قدر فرط محبت کے باوجود اہل حدیث کو پوری امت اسلامیہ کے تمام ائمہ فقہاء، محدثین و مفسرین اور اولیاء کرام سے مجموعی طور پر جس قدر محبت ہے ان ساری محبتوں کا مجموعہ بھی اس محبت و عقیدت کے مقابلے میں ہیچ ہے جو ایک پکا اہل حدیث خاتم المرسلین وامام المتقین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم نص قرآنی اور حدیث صحیح کے مقابلے میں کسی بھی امتی کے قول و عمل اور قیاس و اجتہاد کو بطور دین اختیار کرنا حرام سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ ایک فرد کا فتویٰ ہو یا کئی افراد کا اس پر اتفاق ہو، وہ اقلیت کی رائے ہو یا اکثریت کا مذہب۔ الا یہ کہ مسئلے میں امت کا اجماع ہو تو اس کی مخالفت حرام ہے اور بایں صورت اس کا کسی نص شرعی کے خلاف ہونا ناممکن ہے۔

ہوتے ہوئے مصطفیٰ ﷺ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

یہی وجہ ہے کہ ہم اہل حدیث اپنی نسبت براہ راست رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے کرتے ہیں اور یہی

عقیدہ ہے ؎

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم
با قول نبی ﷺ چوں و چرا نشاسیم

لہذا یہ کہنا کہ اہل حدیث ایک نیا فرقہ ہے بالکل سفید جھوٹ اور صریح بہتان ہے۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں جابجا اعیان حق کا ذکر کبھی اہل حدیث کبھی اہل الاثر، کبھی اسلاف کے نام سے آتا ہے۔ جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانیؒ کی مایہ ناز کتاب ''غینة الطالبین''میں متعدد جگہ اہل حدیث و اہل الاثر کا ذکر آیا ہے۔ چنانچہ موصوف نے بدعتیوں کی خاص نشانی یہ قرار دی ہے کہ ''اہل الاثر کی بدگوئی وغیبت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔''

علامہ تفتہ زانانی توضیح التلویح کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں : وعلیه عامة اهل الحديث والشافعية ترجمہ :''تمام اہل حدیث وشافعیہ بھی اسی پر عمل پیرا ہیں۔ (توضیح التلویح مصری جلد دوئم)

محترم قارئین! ہمارے کرم فرما کا یہ الزام بھی بالکل لایعنی و لغو ہے کہ یہ غیر مقلد گروہ عبدالوھاب نجدی کا پیروکار ہے۔ حاشاوکلا ہم میں سے کوئی بھی عبدالوھاب نجدی کے پیروکار ہیں اور نہ ہی ان کے معتقد ہیں۔

اس بارے میں یار لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ دراصل محمد ابن عبدالوھاب ایک مؤحد حامی سنت اور ماحی شرک وبدعت حنبلی مذہب کے قائل وعامل ایک شخصیت گزری ہے۔ جن کی پیدائش ۱۱۱۰ ہجری میں اور وفات ۱۲۰۶ ہجری میں ہوئی۔ انہوں نے حرم پاک میں چاروں مذاہب کے علماء کرام کے نام پر جو خطبہ ارشاد فرمایا اس خطبے میں یہ بات واضح کردی کہ میں اصول میں مذہب اہل سنت والجماعت کے ساتھ ہوں۔ البتہ فروع میں امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب پر عمل پیرا ہوں۔ (مؤلفات الشیخ، القسم الخامس صفحہ ۱۰۷)

اگرچہ دیگر انصاف پسند مقلدین کی طرح محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ بھی واضح دلیل کی روشنی میں مذہب حنبلی کی جزوی مخالفت کرتے تھے۔ (عقیدۃ الشیخ، دکتور صالح العبود صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲) لیکن عام فروعی مسائل میں وہ معین مذہب حنبلی کی پابندی کرتے تھے۔ جبکہ مسلک اہل حدیث ائمہ اربعہ سمیت کسی بھی مجتہد کے اجتہاد اور فتویٰ کو امتیازی حیثیت دینے کا روادار نہیں۔ یہاں قوت دلیل کے علاوہ شخصیات، علاقہ پرستی اور اکثریت وغیرہ کی بنیاد پر کسی قول کو ترجیح دینا تعصب، اور اندھی تقلید قرار دیا جاتا ہے۔ لہذا یہ سراسر جھوٹ اور بے بنیاد الزام ہے کہ ہم ان کے مقلد ہیں۔ ﴿سبحانك هذا بهتان عظيم ٥﴾ (سورۃالنور)

آغاز اسلام سے لے کر اب تک اہل حدیث ایک مستقل تحریک کی حیثیت سے موجود ہے اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہنوز روز اول ہم قرآن مجید اور حدیث شریف ہی کو اپنی مشعل راہ جانتے ہیں کیونکہ یہی دو چیزیں